کیا تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًاۚ میں ''واو عاطفہ'' زندگی میں گود سے لے کر پختہ عمر تک ایک تسلسل کو ظاہر نہیں کرتا؟

عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل سیدہ مریم صدیقہ کو دی گئی اس خبر يُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا اور اللہ تعالیٰ کی روز قیامت عیسیٰ علیہ السلام کو اس یاددہانی تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًاۚ میں ''ٱلْمَهْدِ'' اور ''كَهْلًا'' کے درمیان واو عاطفہ استعمال ہوا ہے۔ کیا ٱلْمَهْدِ'' اور ''كَهْلًا'' کے درمیان ''واو عاطفہ'' عمر کی دو منتہاؤں، گود اور پختہ عمر کے درمیان تسلسل کو ظاہر نہیں کرتا؟ ماہرین لسان کیلئے قابل غور سوال ہے کہ ''اگر عیسیٰ علیہ السلام جوانی میں آسمان پر اٹھائے جانے کے ایک طویل عرصے بعد جوانی ہی کی عمر میں زمین پر دوبارہ تشریف لا کر پختہ عمر کو پہنچے ہوتے'' تو کیا اس صورت میں پیدائش سے قبل اور پھر روز قیامت کہی ہوئی بات میں ٱلْمَهْدِ'' اور ''كَهْلًا'' کے درمیان ''واو عاطفہ'' کو استعمال کیا جا سکتا تھا؟

قرآنِ مجید میں اس سوال کے جواب کیلئے رہنمائی موجود ہے۔ قرآنِ مجید واضح رہنمائی کرتا ہے کہ زندگی کا تسلسل جب بھی ٹوٹ کر دوبارہ بحال ہوگا تو ان دونوں کے درمیان حرف ثُمَّ استعمال ہوگا، حرف ''واؤ'' اور ''ف'' نہیں۔ اصحاب کہف کا لوگوں کے ساتھ زندگی کا تسلسل ایک طویل عرصہ کیلئے ٹوٹ گیا تھا۔ وہ مرے نہیں تھے۔ سورۃ الکہف میں چند نوجوانوں کا واقعہ بیان ہوا ہے جو اپنی قوم کے شرک میں مبتلا ہونے سے نالاں تھے اور انہوں نے ہر قیمت پر اپنے ایمان کو برقرار رکھنے اور مشرکانہ روش اختیار نہ کرنے کا فیصلہ کر کے ایک غار میں پناہ لینے کا فیصلہ کیا۔ یہ نوجوان اصحاب کہف تھے۔ غار میں پناہ لینے پر یہ ہوا

فَضَرَبْنَا عَلَىٰٓ ءَاذَانِهِمْ فِى ٱلْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ﴿١١﴾

''چنانچہ ہم نے ان کے کانوں کو غار میں گنتی کے کئی سالوں کیلئے تھپک (کر دنیا سے بے خبر کر) دیا'' (الکہف۔۱۱)۔

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ

''اور دیکھنے پر کوئی انہیں جاگا ہوا خیال کرتا جبکہ وہ سوئے ہوئے تھے'' (حوالہ الکہف۔۱۱)

ایک طویل عرصے کے بعد ان کے اٹھانے کے متعلق بتاتے ہوئے یہ الفاظ استعمال فرمائے

ثُمَّ بَعَثْنَٰهُمْ ''بعد ازاں ہم نے انہیں اٹھا دیا'' (حوالہ الکہف۔۱۲)۔

قرآنِ مجید میں جہاں کہیں بھی نیند کے بعد اٹھانا اور زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد زندگی کے متعلق بیان ہوا ہے تو ان دونوں کے درمیان ''واو عاطفہ'' کبھی استعمال نہیں ہوا بلکہ حرف ثُمّ آیا ہے۔ اگرچہ حرف ثُمّ کا ترجمہ اور مفہوم روانی میں اردو کے لفظ ''پھر، اور'' سے کیا جاتا ہے لیکن قرآنِ مجید اس پر گواہ ہے کہ اردو کا لفظ 'پھر' اور انگریزی کے الفاظ "and or then" عربی کے حرف ثُمّ کا احاطہ نہیں کرتے۔ یہ حرف واقعات کی کڑیوں کو جوڑتا ضرور ہے لیکن اُس وقت جب بعد والے واقعہ کی نوعیت اور کیفیت پہلے والے سے مختلف ہو اور یہ واقعات کے لمحہ بہ لمحہ تسلسل کا اظہار نہیں کرتا۔ حرف ثُمّ دو واقعات کے درمیان وقت کے فاصلے کی نشاندہی کرتا ہے لیکن ''واوَ'' تسلسل کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر سوال کا جواب یہ ہے کہ اَلْمَهْدِ ''اور ''كَهْلًا'' کے درمیان ''واو عاطفہ'' عیسیٰ علیہ السلام کی گود سے پختہ عمر کی زندگی میں تسلسل کو ظاہر کرتا ہے تو پھر یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ جوانی میں انہیں زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا تھا اور وہ واپس آئیں گے؟